یہہ
اخبار صداقت
آثار ہفتہ وار پنجشنبہ
کو شائع ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی
ہر خاص و عام سے بلا محصول
عہ اور معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر ہے
کار سپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا
ہے۔ بشرطیکہ مضمون
مفید ہوں

اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

بلا
درخواست کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا۔ جن خریدرو
کو اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار و اشتہارات
مضامین مفید عام مفت شائع ہوتے
ہیں۔ اشتہارات فی
سطر ۲ ر

جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۸ اگست بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | نمبر ۳۳

نور افشاں

مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۸۸۷ء

لارڈ لٹن گورنر جنرل ہندوستان کا عہد ایسا تھا

کہ ایڈیٹران اخبارات کے دل سے اتنی جلدی بھول جائے۔ آزادی اخبارات کا چھین لینا ایک عمدہ قابل یادگار تواریخی یادگار سے کم نہیں تھا۔ اگرچہ آجتک آزادی اخبارات کے خون کرنے کے بدلے میں لارڈ ممدوح کو بُرے طور پر یاد کیا جاتا ہے مگر غور کرنے سے اور اُسوقت کے حالات اور تحریریں دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دیسی اخبارات کس قدر بے لگام اور منہ زور ہو گئی تھیں۔ اگرچہ انگریزی اخبارات اُنسے کہیں بڑھکر تھیں چنانچہ اُسوقت (عہد لارڈ لٹن) ایک انگریزی اخبار نے یوں تحریر کیا تھا +

اے گورنر جنرل ہندوستان + اے لٹن اے شاعر شیرین بیان
شاعری سے تجھکو نسبت ہو تو ہو + تو جو شاعر فی الحقیقت ہو تو ہو
کیا خبر طرز حکومت سے تجھے + کیا خبر رمز عدالت سے تجھے
وغیرہ وغیرہ وغیرہ

تو بھی انکو کسی نے نہیں اچھا تھا۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ ان انگریزی تحریروں کا اثر دیسیوں پر کم پڑتا ہے۔ آجکل پھر وہی زمانہ آتا ہوا دکھائی دیتا ہے کیونکہ ان دنوں دیسی اخبارات پھر بے لگام ہو رہی ہیں۔ کئی کئی طرح کے بیہودہ باغیانہ مفسدانہ مضامین شائع ہونے لگے ہیں۔ مثلاً گورنمنٹ کی فوجی کمزوری کا حال پولس کی نسبت واہیات خیالات۔ روسیہ کی گورنمنٹ۔ یا دلیپ سنگھ کی نسبت گورنمنٹ کو شرم دلانا۔ وغیرہ وغیرہ بہت بڑی بڑی تحریریں بڑے بُرے پیرایہ میں جنکا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں۔ اور گورنمنٹ انکو ضرور غور سے دیکھ رہی ہوگی۔ کچھ عجب نہیں کہ چند بیہودہ و نالائق اخبارات کی بدولت وہی لارڈ لٹن کا عہد دیکھنا نصیب ہو۔ ابھی سنبھل جاویں تو بہتر ہے۔ ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ گورنمنٹ مثل شیر ببر کے ہے۔ جب تک خاموش ہے بیخوف پاس سے گذر جاؤ۔ مگر جب غصہ بھرکا تو کون اُسکی برداشت کر سکیگا + خاموش رہئے آپ نہ فریاد کیجئے۔

کرسچین ۔ ایسوسی ایشن کی نسبت ایک دیندار اور خدا پرست مسیحی نے اپنی رائے پرائیوٹ خط میں یوں تحریر کی ہے کہ دہلی میں آجکل کرسچین ایسوسی ایشن کی نسبت کیا عرض کروں

اگر اُس کی بنیاد خداوند نے اپنے ہاتھ سے ڈالی ہے۔ تو کوئی جرِ ثقیل کار بردست آلہ بھی اُسے گھسیٹ نہ سکیگا۔ اگر اُسکے بانی انسان ہیں۔ تو از خود جلد بےبستم ہو جائیگی۔ آجکی سوسائٹی جس زمین پر کھڑی ہے حُسن معاشرت کی نحر میں ہے۔ اُسکو مذہب سے کچھ تعلق نہیں میرے نزدیک میں ہماری روحانی حالت غنودگی میں ہے۔ ہماری روحانی زندگی و نجتی زندگی کا نمونہ ہے ہماری پنجاب سائٹی کو پہلے یہہ لازم تھا۔ کہ ہمکو اس حالت سے نکالتی +

رسم و رواج بن لکھے قانون ہیں۔ اُن کو کوئی سوسائٹی وضع نہیں کرتی۔ ایک شخص نے کوئی بات ایجاد کی۔ اور اُس جماعت کے لوگوں کو جسمیں وہ رہتا ہے پسند آئی۔ اور لوگ اُس کی تقلید کرنے لگے۔ وہی جماعت کی رسم ہو گئی۔ جماعت میں چند لوگ ایسے ہوں جو اپنی زندگی دیندارانہ طور پر بسر کرتے ہوں۔ اور لوگ دیکھیں اُنکی بےلوث زندگی کے معتقد ہوں۔ تو اس میں کچھ شک نہیں کہ بے کہے اور بے سمجھائے لوگ اُنکی (رسم و رواج کے نہیں) پیروی کرینگے،، +

تاریخ الکحہ

ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب مشنری امرتسر اور پنجاب

کھڑک سنگھ صاحب مسیحی کے پانچوں لکچر ہماری نظر سے گذرے

نمبر اوّل میں ویدوں کے آغاز اور انکی قدامت پر بحث ہے۔ دیانندیوں کا دعویٰ ہے کہ وید قدیم سے ہیں۔ اور وہ انکی ابتدا کا زمانہ ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار ۹۷۵ بتلاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہندؤں ہی کی کتابوں جو ہندو راجوں کے نسب ناموں اور برہمنوں کے روزنامچوں سے ثابت کردیا ہے۔ کہ رگوید جو سب سے پہلے کا ہے ۳۰۶۲ برس گذرے کہ وہ شروع ہوا۔ اور ۲۸۱۷ برس گذرے کہ وہ ختم ہوا۔ باقی وید اُسکے بعد تصنیف ہوئے +

نمبر دوم پرمیشور کے پریم (محبت) کے بارے میں ہے اس میں دکھلایا ہے کہ ویدوں کی رو سے خدا میں یہہ صفت کہانتک پائی جاتی ہے۔ (جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ خدا محبت ہے۔ اور اُسکی محبت کا ظہور طرح طرح کے عجیب انتظام سے ظاہر ہے) لیکن ویدوں میں اس قسم کا پریم جس سے خدا کی کامل محبت کا ظہور ندارد ہے +

نمبر سوم پرمیشور کے نیائے (عدل) کے بارے میں ہے۔ یہہ صفت بھی مذکورہ صفت کے مطابق ویدوں میں ندارد ہے۔ لہذا وید کلام خدا نہیں ہوسکتے +

نمبر چہارم پرمیشور کے گیان میں ہے۔ علی ہذا القیاس +

نمبر پنجم خدا کی ذات کے بارے میں + ایضاً

خوبی ان میں یہہ رکھی گئی۔ کہ صرف ویدوں ہی کے مضمون پر بحث۔ اور حوالے وغیرہ بھی ویدوں ہی سے دیئے گئے ہیں سو اگر کوئی وید مذہب یا ویدوں کی حقیقت اور دیانندیوں کی تحقیقات دریافت کیا چاہتا ہے۔ تو وہ ان لکچروں کو دیکھے۔ فی لکچر ۱/ قیمت ہے۔ مع محصول ۱/ اور اگر پانچوں لکچر ۳/ میں آسکتے ہیں۔ امرتسر میں یہہ لکچر ڈاکٹر صاحب موصوف سے اور لودیانہ میں ایڈیٹر نور افشاں سے نقد قیمت بھیجنے پر ملسکتے ہیں +

دیانندی اور گؤ ہتیا

ہم بار بار اس امر کو ویدوں سے ثابت کرچکے ہیں کہ قدیم ہندوں میں گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اور اُسکا گوشت استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر جب سے ہندوں نے وید مذہب ترک کیا تب سے گئو کا مارنا متعیب سمجھکر گئو رکشیا کے بانی ہوئے۔ ان روزوں معمول سے زیادہ دیانندیوں نے گئو رکشیا کا بیڑا اُٹھایا۔ اور یہہ اس خیال سے نہیں کہ وہ گئو رکشیا کو دھرم سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض عام و جاہل ہندؤں کو اپنی طرف کھینچنے اور چندہ جمع کرنے کے لئے جس سے لوگ یہہ یقین کریں۔ کہ یہہ دیانندی بڑے دھرماتما اور جیوں کی پالنا کرنے والے ہیں۔ مگر افسوس کہ انکی تمام کارروائی صرف دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور ایسی ایسی ظالمانہ اور بیرحمانہ کارروائی کرتے ہیں۔ کہ بدن کے رونگٹے بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جو مہربانی آجتک انہوں نے گئوں کے حال پر کی ہے کمبخت قصاب بھی ایسا نہیں کرتے۔ وہ بھی پیاسی گائے کو پانی پلا کر ذبح کرتے ہیں۔ مگر ان کے ہاتھوں سینکڑے گئوئیں بھوک اور پیاس سے بلبلا کر مرگئیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ گئو رکشیا اسی کا نام ہے۔ ذیل کا بیان ہم ہیتشوی ست سبھا جگادھری ضلع انبالہ کے رسالہ ششماہی سے اخذ کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے ملاحظہ فرماویں +

دیانندیوں نے بمقام امرتسر قریباً تخمیناً دو سو مادہ گاؤ وغیرہ خریدیں کہ۔ جو نہایت لاغر ضعیف بھوکی۔ صعوبت سفری سے تکلیف زدہ تھیں اُنکو فوراً بطرف ہردوار چالان کیا اور پانچ چار آدمی ساتھ کردیئے۔ اور ایک ہی نول سنگھ لکچر دینے والے ہمراہ تھے۔ رستہ میں لوگوں نے خیال کیا۔ کہ دیانندی بڑے دھرماتما ہیں۔ گئو رکشیا کرتے ہیں۔ صدہا آدمیوں نے گائے بیل وغیرہ اُن میں لادیئے۔ بعضوں نے یہہ خیال کیا کہ ہری دوار کے جنگل میں اچھی طرح پرورش ہوگی۔ اور بعضوں نے اپنے سر سے بلا ٹالی۔ کہ مفت میں خبر گیری اور دانہ گھاس کا فکر ہے۔ اُس سے چھوٹ گئے۔ غرضکہ تخمیناً ہ سو مویشی کے ہوگئے رستہ میں جس شہر یا گانوں میں پہنچے۔ وہاں کے باشندگان نے اگر کچھ سلوک دانہ یا گھاس کردیا تو بہتر ورنہ فاقہ۔ اُن گئوں کے دیکھنے دیکھنے والے افسوس کرتے تھے۔ کہ اسقدر لاغر اور ضعیف گئو سفر صعوبت سفر کو کسطرح طے کرتی ہیں۔ اور کرینگی بہت سی گئو عدم خبرگیری اور تکان رستہ اور کمزوری سے رستہ میں مرگئیں۔ پھر نول سنگھ انکو ضلع بجنور میں کہ جو انکا جنگل مشہور ہے لیگیا۔ وہاں کچھہ انتظام گھاس کا نہ مکان کا۔ اب سنتے ہیں کہ قریباً سو گئو کے باقی رہی ہیں۔ اور سب سردی اور بھوک کی مصیبت سے مرگئیں۔ یہہ کیا گئو رکشیا ہوئی۔ یہہ تو گئو ہتیا ہوئی،، +

کیا دیانندیوں کو اتنی گئوئیں مارنے کی ہتیا نہ لگی۔ اگر قصابوں کے ہاتھ فروخت کردیتے۔ تو بہر دو فائدے میں رہتے اب نہیں معلوم کہ دیانندیوں نے اتنی مُردہ گایوں کو دبا دیا یا بھنگیوں کو دیدیا۔ کیونکہ چمڑہ تو آریوں کے استعمال میں بھی آسکتا ہے اور آتا ہے +

دو طالب علموں کی گفتگو

مدرسہ اچھائی کے دو طالب علم ایک ہندو دوسرا مسلمان گؤ کی نسبت یوں بحث کرتے ہوئے پائے گئے +

عالمگیر تم لوگ گائے کا گوشت کیوں نہیں کھاتے **جیون سنگھ** چونکہ ہم لوگ گائے کا دودھ پیتے ہیں۔ اس سبب سے گائے بمنزلہ والدہ حقیقی ہے۔ والدہ کا ذبح کرنا اور کھانا کسی مذہب میں درست نہیں ہے **ع** جب والدہ فوت ہوتی ہے۔ تو از روئے مذہب اہل ہنود جلادیتے ہو۔ اور گائے کو حوالے حلال خوراں کردیتے ہو۔ کیا والدہ کا بعد از مرگ حوالہ حلال خوراں کرنا از روئے ہند مذہب درست ہے **ج** بھلا گائے ہمیں تو دودھ دیتی ہے۔ تو اُس کی عزت کرتے ہیں کیا تم کو گوبر دیتی ہے کہ تم اُسکا ادب نہیں کرتے ہو **ع** گوبر تو تمکو دیتی ہے کہ تم مزے سے کھاتے ہو۔ خدا نے تمہارے اور ہمارے درمیان اسطرح تقسیم کی ہے۔ کہ دودھ اور چمڑا ہم تم دونکا سانجھا۔ باقی رہا گوشت اور گوبر سو گوشت ہمارے حصہ میں اور گوبر تمہارے حصہ میں۔ پھر آپسمیں دونو گوسفند ہوگئے +

ہمارے خیال میں لڑائی کی اسمیں کوئی بات نہیں کیونکہ

اندروئے مذہب ہنود گئو کا گوبر اور پیشاب پوتر ہی - پوتر تائی کے لئے پیا جاتا ہی - اور گائے کے گوبر سے نکلے ہوئے دانہ کھانے سے سب پاپ دور ہوتے ہیں چنانچہ مہابھارت انشو سیدہ پربا دھیائے ۲۸ شلوک ۱۰ میں ہی - اگر گوبر سے نکلے ہوئے زیرہ ہائے جو سے ایک مہینہ تک بھوجن پکاکر گذارہ کرے - اس عمل سے برہم ہتیا کے برابر سب پاپ نشٹ ہوجاتے ہیں - جب گوبر کے دانہ سے پاپ دور ہوتے ہیں تو گوبر سے کسقدر جلدی پاپ نشٹ ہونگے - اور گوؤ کو ہنود چھوڑ یا ندی بھی والدہ کہتے ہیں اسمیں بڑے تعجب کی بات یہہ ہی کہ سانڈ کو والد کیوں نہیں کہتے - اور جیسی وہ ایک حقیقی والدہ ہی ویسے ہی بھی حقیقی والدہ سمجھو جب ایک حیوان کے گوبر میں اسقدر تاثیر ہے - تو اُس حقیقی والدہ کے بیلے میں جسکے پیٹ کے اندر نو مہینہ رہ پائی کسقدر خوبیاں ہونگی اُسکا استعمال کرنا گائے کے گوبر سے زیادہ مفید ہوگا

شمشیر ہند مطبوعہ ۱۰ اگست میں ایک اشتہار جناب مرزا غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور ہماری نظر سے گذرا اسمیں وہ مسلمانوں کو بشارت دیتے ہیں کہ جس لڑکے کی پیشگوئی اپریل ۱۸۸۶ء میں کی تھی (جس کی بابت اُنکے عجیب عجیب دعوی تھے اور جسکا نام اُنہوں نے عمانوئیل رکھا تھا) ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوگیا - پنجابی میں ایک مثل ہے کہ آپے میں رجی پُجی اپنے میرے بچے جیون، رو ویسے ہی مرزا صاحب مسلمانوں کو مبارکباد دیتے ہیں دیکھئے یہہ طفل کیا کرتا ہی - مرزا صاحب کے الہام کی تو ہنود نے بھی ادھیڑ کر رکھ دئیے ہیں - اور براہین احمدیہ کی دھجیاں اُڑا دیں ٹھاکر داس صاحب نے آزادی میں دیکھئے بیٹا ان بیچارے پرانوں چیتھڑوں کو کس مشین سے درست کرتا ہی +

نامہ نگاروں کو اطلاع - جب ہمنے عرض کیا تھا کہ اخبار نور افشاں بڑھا دیا جاوے تو ہمنے کا نوٹس ہی بھیجی تھی - اور اشکایت کرتے ہیں کہ ہمارے مضامین جلدی شائع نہیں ہوتے - بیشک مہربانوں کی شکایت بجا ہے مگر ہماری تکلیف پر بھی تو خیال رکھنا چاہئے - ہم ورقہ اخبار اُسمیں اڈیٹوریل بھی چاہئے - مراسلات بھی ہوں - خبریں - تار برقیات - سرکاری خبریں اشتہارات وغیرہ وغیرہ آخرش مضامین کے ساتھ مراسلات باری باری سے درج ہونگے - اور جیں لئے ضروری مضامین آن پڑتے ہیں کہ مجبوراً بعض مہربانوں کے سلسلہ وار مضامین کو بند کرنا پڑتا ہے - سوہم اپنے مہربان [illegible]

... مضمون دیکھ لو

مراسلات

پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن پر نظرِ ترمیم

اس انجمن کا قائم ہونا اور تجویزیں کا لانا بہ نظرِ سرسری نہایت پسندیدہ اور مرغوب دل معلوم ہوتا ہی - کمترین نے سیر اپنی جگہہ خوب غور کیا ہی اور اس نتیجہ کو پہنچا ہی کہ جو طرز ایسوسی ایشن نے اپنے قائم ہونے اور رواج پانے کے لئے اختیار کی ہی وہ قابلِ پسند نہیں بلکہ رد کرنے کے لائق ہی - اور پھر اغراض میں فضول باتیں بھی اپنے ذمہ لے لی ہیں +

جائے تامل ہی کہ کس اختیار سے بعض عیسائیوں نے اپنے تئیں لگے گویا اسمبلی سیو کونسل ہونیکا منصب لیا ہی مسیحی لوگوں کی رضامندی سے یا کہ صرف سرگروہ ہونیکا خود ہی شوق اُٹھا ہی؟ یہہ جواب کچھہ نہیں کہ عیسائیوں کی ابتر حالت کی وجہہ سے ہم نے خود ہی تجویزیں بنانے کا ذمہ لیا ہی - اگر اس ایسوسی ایشن میں پچاس نہیں ایک سو یا دو سو ممبر شامل ہوجاویں تاہم اُنکی تجویزیں اوروں کے لئے جو شریک نہیں قانون نہیں ہوسکتے - وے اُنکو رد کرسکتے ہیں کیونکہ اُنکی رضامندی کے بغیر ہیں - یہہ بیہودہ اور نامناسب معلوم ہوتا ہی کہ نام تو عام رکھا یعنے پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن اور تعلق صرف اپنا ہاتھہ - لازم تھا کہ ایسا بندوبست کرتے کہ ہر ایک تجویز جو مفید عام سمجھی جاتی اُس پر سارے عیسائیوں کی رضامندی حاصل کرسکتے - ایسا بندوبست ہونے سے یہہ ایسوسی ایشن پنجاب کے عیسائیوں کا گویا مُنہہ ہوجاتا اور اپنا دکھہ سکھہ اور اصلاحیں وغیرہ اسکے ذریعہ سے ظاہر کیا کرتے اور اسطرح یہہ ایسوسی ایشن سارے عیسائیوں کا ایسوسی ایشن ہوگا - لہذا دو امر بطور ترمیم نذر کئے جاتے ہیں +

اول - یہہ کہ ایسوسی ایشن اپنی موجودہ ابتدائی کمیٹی حالت کو یوں درست کرے - کہ ہر ایک مسیحی جماعت کے پاس جو کمیٹی اشتہار اس مطلب کے بھیجے کہ وہ اس پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن میں شریک ہووین اور اپنی شراکت کو ایک ایک ڈیلی گیٹ کے ذریعہ سے ظاہر کریں جماعتیں اگر چھوٹی ہوں اور چاہیں تو دو تین ملکر ایک ڈیلی گیٹ مقرر کریں اور ہر ایک ڈیلی گیٹ کسی میعاد معینہ تک اس عہدہ پر رہے جیسا کہ عام دستور ہے +

دوم - یہہ کہ ایسوسی ایشن کی کارروائی یعنے اُس کی تجویزوں اور اصلاحوں اور صلاحوں کو عمل میں لانے کا ایک ذریعہ تو اُسکے ممبر ہی ہونگے جو اپنے اپنے علاقہ یا جماعت میں اُنکو زبانی مشتہر کرتے رہینگے - مگر ایک **اخبار** بھی ہونا چاہئے جو ہمیشہ اور ایک پائدار طور سے ایسوسی ایشن کی تجویزوں اور صلاحوں کی تائید اور ترویج کرتا رہے - معلوم ہوا کہ کمیٹی نے پیشتر نے بہ نیر الام اور دین عیسوی کی خوبیوں کو ظاہر کرنے کیواسطے ایک اخبار بنام انڈین اسٹانڈرڈ اپنی طرف سے جاری کرنے کی تجویز کی ہی - ہمارے ایسوسی ایشن کو چاہئے کہ **اخبار نور افشاں** کو اپنا کر لے اور خاص کوشش کرے کہ اسکو بڑھایا جاوے تاکہ ایسوسی ایشن کے مقاصد ظاہر کرنے کا بھی وہ ایک وسیع اور قوی ذریعہ ہوجاوے - اشتہار میں ہم نور افشاں کا لحاظ کیا جاوے +

اغراض ایسوسی ایشن بھی قابلِ ترمیم معلوم ہوتے ہیں - +

اولاً - یگانگت - واضح ہو کہ یگانگت کے دو درجہ ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں یہاں تصریح کرنی چاہئے تھی کہ کیسی یگانگت سے مراد ہی - ایک سوشل یگانگت ہی - دوسری کلیسیائی یگانگت - اور دینی یگانگت تو موجود ہی اُس کو ایسوسی ایشن بننے دے - اور کلیسیائی یگانگت کو اپنے اغراض میں شامل کرنا فضول ہی - یہہ کبھی نہیں ہوگا - اگر ایسوسی ایشن کے موجودہ ممبر یہہ کریں گے تو میں اُن سے یہہ دریافت کیا چاہتا ہوں کہ کیا ڈاکٹر عماد الدین صاحب اور دیگر پادری صاحبان چرچ آف انگلینڈ میں بیراہ کر چکے ہیں کہ تب اور پرے ارنگ کی رسومات کو چھوڑ دیویں اور کیا پادری امام الدین صاحب اور پادری ٹھل سنگھ صاحب وغیرہ

جو ہر پریسبیٹیرین کلیسیا میں بشپ کی اطاعت قبول کرنے اور چرچ آف انگلینڈ کی رسومات اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں اگر ہیں تو چاہئے کہ وہ یا تو ابتدا ہی کو عمل میں لاویں اور اپنی اپنی رشتوں کو چھوڑ دیں کہ ہم اب کرسچن ایسوسی ایشن کے ممبر ہوا چاہتے ہیں اور تمہارے جھگڑوں سے واسطہ نہیں رکھتے ہیں۔ پر اگر یہہ نہیں کہہ سکتے تو کلیسیائی یگانگت کا خیال چھوڑ دینا چاہئے۔ یاد رہے کہ لاہور اور امرتسر میں بعض عیسائی ہیں اور جنہیں سے غالباً بعض اس ایسوسی ایشن کے ممبر بھی ہو گئے ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ ہم کسی چرچ کے نہیں ہیں مگر مسیح کے چرچ کے ہیں۔ ان بھائیوں کو یہہ خیال نہیں کہ یہہ مسیح کی چرچ کسی بن بجائے خود ایک **فرقہ** ہو جائیگا۔ اور یوں بجائے یگانگت کے اس ایسوسی ایشن کے ذریعہ سے ایک* اور فرقہ بڑھ جائیگا۔ پس یگانگت میں صرف سوشیل یگانگت مد نظر رکھنی چاہئے +

ثانیاً- دنیاوی بہتری- اس سے اگر یہہ غرض ہے کہ غریب یا بے روزگار عیسائیوں کو انعام دیئے جاویں اور یا وظیفے دیئے جاویں تاکہ وہ اپنی اپنی حالت کو بہتر کریں تو اسمیں بختگی اور قیام نہ ہوگا۔ بلکہ یہہ کاہل بنانے کی ایک تجویز ہوگی۔ شاید بعض حالتوں میں ایسا نہ ہو۔ تاہم بجائے اسکے عیسائیوں کو محنت کش ہونا سکھلایا جاوے اور کوشش کیجاوے کہ وہ ویران ضلعوں میں نو آبادیاں قائم کریں۔ مدرسوں پر اتنا زور دیا جاوے جتنا مناسب ہے کیونکہ اگر عیسائی صرف مدرسوں کے پیچھے پڑیں تو صرف سفید پوش۔ آرام طلب اور آوارہ حالت میں رہینگے اور صرف ملازمت ہی انکی زندگی کا آسرا ہوگا۔ عیسائیوں کے لئے اور سب کے لئے آسودہ حال ہونے کا قدرتی اور اصلی طریقہ یہی ہے کہ اپنے پسینے سے روٹی کھاویں۔ ملازمت ایک عارضی اور بے قیام بنیاد ہے۔ پولیٹیکل بہتری کا خیال کرنے سے یہہ بات مقدم معلوم ہوتی۔ پولیٹیکل حقوق میں عیسائیوں کو وہ دخل حاصل ہے جو اور اہل مذاہب کو ہے۔ اور اگر کوئی بات حاصل نہ ہو تو یہی سبب ہے کہ ہم ہنوز شمار میں کم ہیں اور ہماری سوشیل اور دنیاوی حالت قائم ہے۔

امید ہے کہ موجودہ ممبران پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن کمیٹی ان کی گذارشوں کو برا نہ مانینگے اور صلاح کو جو وقت پر دیجاوے ناگوار نہ جانینگے۔ اور چونکہ انہوں نے یہہ انجمن شروع کیا ہے اسلئے اب انہیں سے التماس کی جاتی ہے کہ ترمیم پیش کردہ کا لحاظ کریں اور اس ایسوسی ایشن کو ایک فضول انجمن نہ ٹھہراویں +

خداوند مسیح میں آپ کا ساتھی اور ہم خدمت

جی- ایل- ٹھاکر داس- جھنگ

نور افشاں آپکی رائے اس لائق ہے کہ نہ صرف اسپر غور ہی کیجاوے- بلکہ اسپر عمل درآمد کرنا ایسوسی ایشن کی بہتری و بہبودی کا باعث ہے۔ اور یہہ بھی آپ کو معلوم ہو- کہ آپکی رائے کے مطابق پنجاب کی مسیحی جماعتوں کے پاس ایک درخواستی اشتہار بھیجا گیا ہے چنانچہ آجکل وہ دہلی جمیر انبالہ لودیانہ سے ہو کر پنجاب کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ہماری دل سے دعا ہے کہ خدا اس ایسوسی ایشن کو قیام بخشے +

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۴

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ اگست ۱۹۱۶ء نمبر ۳)

رہیگا یعنی جبکہ دنیا کا شروع ہے اور ہر ایک چیز سوائے خدا کے دنیا میں شامل ہے تو کوئی چیز نہ تھی جس سے دنیا بن سکتی اسلئے وہ نیست سے ہست کیگئی ہے جیسا کہ پیدائش ۱:۱ میں سکھلایا گیا کہ ابتدا میں جبکہ کچھ نہ تھا تب خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا نیز اور مقاموں میں بھی دنیا کا ابتدا ٹھہرایا گیا مثلاً کتاب امثال میں وہ کلمہ قدرت جس کے ذریعہ عالم پیدا کیا گیا دانائی و حکمت کے نام سے بیان ہوا ہے جیسا کہ امثال ۸:۲۵-۲۶ میں ہے۔ میں پہاڑوں کے قائم کئے جانے کے پیشتر اور ٹیلوں سے آگے پیدا ہوئی۔ جب ہنوز اُسنے نہ زمین بنائی تھی نہ میدان بلکہ دنیا کا پہلا ڈھیلا بھی نہیں پھر امثال ۳:۱۹ میں ہے کہ خداوند نے دانائی سے زمین کی بنیاد کی اور عقلمندی سے آسمان آراستہ کیا پھر انجیل یوحنا ۱۷:۵ میں ہے۔ اور اب اے باپ تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے پھر اُسی انجیل کے ۱:۱ و ۲ و ۳ میں ہے ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُسکے ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ دنیا کی بنا ایک وقت ہے جس سے وقت کا شروع ہے اور جو دنیا کی بنا سے پہلے ہے سو ازلی ہے مگر دنیا ازلی نہیں اور جبکہ دنیا ازلی نہیں ہے تو ضرور اُسکا شروع ہوا اور جبکہ سب چیزوں کا شروع ہے تو بالضرور دنیا نیست سے ہستی میں لائی گئی +

۵- دنیا کے نیست سے ہست ہونیکی تعلیم خدا کے بے پایان کمالیت سے نکلتی ہے کیونکہ صرف ایک ہی بے پایان وجود ہو سکتا ہے اسلئے کہ اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جسکی ہستی خدا کی مرضی پر منحصر نہ ہوتی تو بلاشک خدا محدود ہوتا۔ لیکن کل چیزوں کی ہستی کا خیال خدا ہی پر منحصر ہونیکا کتاب مقدس میں جا بجا موجود ہے اور یہہ ہماری مذہبی وقوف کی بنیاد ہے کہ کتاب مقدس کا خدا ایکہی ہے جو دنیا سے علیحدہ اور دنیا کی ہستی سے باہر اور اُس سے آزاد و لاانتہا ہے جو جابجا دنیا کا خالق اور پروردگار بیان ہوا ہے جیسا کہ یرمیاہ ۱۰:۱۲ و ۱۶ میں ہے کہ اُسی نے اپنی قدرت سے دنیا کو بنایا ہے اُسی نے اپنی حکمت سے جہان کو قائم کیا ہے اور اپنی عقلمندی سے آسمانوں کو پھیلایا وہ سب چیزوں کا خالق ہے اور اسرائیل اُسکی میراث کا عصا ہے۔ رب الافواج اُسکا نام ہے پھر یرمیاہ ۵۱:۱۹ میں ہے- وہ ساری چیزوں کا خالق ہے چونکہ خداوند تعلیم عالم کا خالق ہے اسلئے وہ اُسکا مالک بھی ہے پیدائش ۱۴:۱۹ - اور اُسنے اُس کو برکت دیکر کہا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے ابرام مبارک ہو۔ پھر خروج ۹:۲۹ میں ہے

بقیہ حاشیہ- جاننا چاہئے کہ لفظ ذکر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہنود اختیار رکھتا ہی ہو سکتے ہیں اور جسمیں خدا کے قادر مطلق ہونے کا سبب اعلیٰ خیال پایا جاتا ہے کہ اُنکے نزدیک کچھ بھی ممکن نہیں ہے- اور نیست اُس کی ایسی غیر معبود ہے کہ گویا ہستی ہی نہیں ہے- اسکے بعد دیگر ایسے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ایسا قادر مطلق ہے کہ نیست کو ہستی میں بلانے والا ہے +

ہم خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں ہے کہ جو ازلی ہو یعنی وہی ایک ازلی ہے اور یہہ اُسکا نامی گرامی خطاب ہے کہ وہ جو ہے اور تھا اور آئندہ ہوگا

*حاشیہ- ایسوسی ایشن کا یہہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ جو ممبر ہیں وہ اپنے کلیسیا کو چھوڑ دیں [illegible] [illegible] جھوی کے نشنل چرچ ہو- (ایڈیٹر)

تب موسیٰ نے اُسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند کے آگے ہاتھ پھیلاؤنگا اور گرجنا موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی موقوف ہو جائینگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند ہی کی ہے خروج ۹-۲۹- کیونکہ ساری زمین میری ہے استثنا ۱۰-۱۴ دیکھ کہ آسمان اور آسمانوں کا آسمان خداوند تیرے خدا کا ہے زمین بھی اور سب کچھ جو اُس میں ہے- ایوب ۴۱-۱۱ کسی نے پہلے مجھے کچھ دیا ہے کہ میں اُسے پھیر دوں جو کچھ سارے آسمانوں کے نیچے ہے سو سب میرا ہے- مزمور ۲۴-۱- زمین خداوند کی ہے اور اُس کی معموری بھی جہان اور اُسکے سب باشندے کے ہیں پھر مزمور ۵۰-۱۲ اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا کہ دنیا اور اُسکی معموری میری ہے- اقرنتی ۱۰-۲۶ کہ زمین اور اُس کی معموری خداوند کی ہے- پس ظاہر ہے کہ دنیا جو محتاج بالغیر ہے اُسکی ہستی کا شروع ہوا ہے اور ضرور کسی بیچار پر اُسکا مالک نہیں ہو سکتا ہے اُسکا خالق ہے سو کسی صورت سے دنیا قدیم ثابت نہیں ہو سکتی +

۲- پھر کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ ہمارا خدا قادر مطلق اکیلا اور بے مثال ہے جیسا فرشتہ مریم کو کہتے ہیں کہ خدا کے آگے کچھ محال نہیں کیونکہ نیست سے ہست کرنے سے جیسا کہ ثابت ہے کہ- وہ قادر مطلق ہے- اتواریخ ۲۹-۱۲- اور تو سبھوں پر بادشاہت کرتا ہے اور تیرے ہاتھ میں قدرت اور توانائی ہے- اور تیرے ہاتھ میں ہے کہ بزرگی اور زور سب کو بخشے- ایوب ۳۷-۲۳ میں ہے قادر مطلق جو ہے ہم اُسکے بھید تک پہنچ نہیں سکتے مزمور ۷۴-۱۳ سے ۱۷ تک تو نے اپنی قدرت سے دریا کو چیرا تو نے پانیوں میں مگروں کے سر کچلے تو نے لویاتان کے سروں کے ٹکڑے کئے- تو نے اُسے بیابان کے بسنے والوں کی خورش کیا تو نے چشمہ کو اور سیلابوں کو چیرا تو نے سدا بہنے والے دریاؤں کو خشک کیا دن تیرا ہے اور رات بھی تیری نور و آفتاب تو ہی نے ٹھہرائے زمین کی ساری سرحدیں تو نے مقرر کیں ایام گرمی اور جاڑے کو تو ہی نے بنایا پھر مزمور ۱۴۷-۵ میں ہے ہمارا خداوند بزرگ ہے اور بڑا قادر ہے اُسکا فہم بیان سے باہر ہے عبرانی ۱۱-۱۹- کیونکہ وہ سمجھا کہ خدا مُردوں میں سے بھی اٹھانے پر قادر ہے- یعقوب ۴-۱۲- شریعت کا دینے والا ایک ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے +

پھر ہمارا خداوند اکیلا خداوند اور بے مثال ہے- استثنا ۶-۴- سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خداوند اکیلا خداوند ہے یسعیاہ ۲-۹ زایوب ۹-۰ مزمور ۲-۰ و ۳۲-۸ و ۹۳- ۱۸-۸۳ و ۱۰-۱۴۸ و ۱۳-۱۴- یوحنا ۱۷-۳- ۱ تمطاؤس ۶-۵ ا یہوداہ ۱-۲۵ خروج ۱۵-۱۱ میں ہے معبودوں میں خداوند تجھ سا کون ہے پاکیزگی میں کون ہے تیرا سا جلال والا ڈرانے والا صاحب بڑائیوں کا عجائبات کا بنانے والا- + باقی آئندہ

خط

ڈیر ایڈیٹر صاحب نور افشاں

تسلیم- میں نے نظم کا خط دبیر صاحب کا بنام بھائی فتح محمد صاحب دیکھا گو میں دبیر صاحب کو نہیں جانتا- لیکن آنکا طریق تحریر نہایت عمدہ اور مسیحی معلوم ہوا- دل میں محبت نے جوش مارا اس لئے اپنی نظم ذیل میں عرض کرتا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو واسطے اطلاع دبیر صاحب موصوف درج اخبار فرماویں یا مجھے پاس بھجدیں میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں شاعر نہیں ہوں اور قواعد نظم سے بالکل ناواقف ہوں- پس امید ہے کہ دبیر صاحب مجھے معاف فرماوینگے +

آپکا نیازمند اور خیرخواہ نور افشاں ایک پنجابی عیسائی

خط نظم بخدمت دبیر فلک

فتح محمد کیا ہے تمنے دبیر صاحب دبیر صاحب
تمہیں مبارک یہ ہدیٰ ہو دبیر صاحب دبیر صاحب
نہیں ہوں گو آپسے میں واقف لے یہ ہوا یقین مجھکو
کہ ہم ہیں دونوں مسیح کے بندے دبیر صاحب دبیر صاحب
لکھا جو ہے آپ نے نظم میں فتح محمد کو میرے صاحب
محبت عیسوی سے تجھے ہو دبیر صاحب دبیر صاحب
عزیز بھائی فتح محمد کو چاہئے تھا نہ جلدی کرنا
وہ لفظ "بکتا" نہیں تھا شایاں دبیر صاحب دبیر صاحب
نہ ہوں میں ممبر ایسوسی ایشن نہ تھا میں جلسہ میں حاضر کے
وے محبت مسیح غرض ہے دبیر صاحب دبیر صاحب
معاف کرنا مجھے پیارے مسیح کے ہم بندے ہیں تو سارے
خدا رہے ساتھ اب تمہارے دبیر صاحب دبیر صاحب

حاشیہ- منشی فتح محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے لفظ بکتے نہیں تحریر کیا تھا وہ لفظ بکھتے ہے"- تعجب ہے کہ ہمنے بھی اُسکو بکتے ہی سمجھا- اور ابھی تک وہ بکتے ہی پڑھا جاتا ہے + **ایڈیٹر**

منقولات

میاں بیوی کا دلچسپ

مکالمہ

ایک مسلمان اور شریف خاندان کے نوجوان رئیس جو کسیقدر تعلیم یافتہ ہونیکے حضور قیصر ہند دام ملکہا کے جشن جوبلی کی تقریب پر ولایت بھی ہو آئے ہیں ایک زنانہ مجلس کے پر تکلف کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنی نوخیز اور باعصمت بیوی سے رسم پردہ کے بارہ میں کچھ باتیں کر رہے ہیں چونکہ آجکل اکثر لوگوں کے خیالات اسطرف رجوع ہیں- اسلئے دلچسپ سمجھکر ہم اُنکے مکالمہ کو اس موقع پر درج کرتے ہیں جو غالباً لطف سے خالی نہیں- مگر یاد رہے کہ ایک میاں بیوی کی خلوتی اور بے تکلف باتوں میں ہم اپنی طرف سے ایک لفظ تک کی کمی بیشی کرنا پسند نہیں کرتے اس لئے اگر کوئی لفظ ہمارے مہذب ناظرین کے تقدس کے برخلاف پایا جاوے امید ہے کہ ہمیں مجبور سمجھکر معاف فرماوینگے - وہو ہذا-

میاں- (پیار سے گلے میں ہاتھ ڈالکر) جان جان یوں تو تمہاری سب باتیں اچھی ہیں- ایک ایک غمزہ میں وہ جادو بھرا ہوا ہے کہ سحر بابل تک قربان ہو جاوے- تمہاری ادا پر خود داد دل و جاں سے نثار ہوتی ہے مگر اللہ جانتا ہے یہ ہوا ایک بڑا عیب ہے کہ ہر وقت بدن چرائے- گردن نیوڑائے گھونگھٹ نکالے کمرہ میں بیٹھی رہتی ہو کیا تمہاری طبیعت نہیں گھبراتی- +

بیوی- (شرماکر) نہیں گھبراتی کیوں نہیں- پھر کیا کروں- ذرا سی کی ذری صحن میں نکلکر بیٹھتی ہوں اور تمہارے ابا جان یا بڑے بھائی جان آ نکلتے ہیں تو یا تو اُلٹے پاؤں بھاگنا پڑتا ہے اور یا گھونگھٹ نکالے گردن جھکائے پہروں بیٹھی رہتی ہوں (نزاکت کے ساتھ) اللہ جانتا ہے

میاں (فرطِ محبت سے بوسہ لیکر) ہائیں تو پھر تم سے کہہ تھے دیا ہے کر توڑنے کو خواہ مخواہی +

بیوی اچھا پھر سب کے سامنے کھلے منہ بیٹھی ہاں کریں

میاں۔ ہاں۔ کیوں اسمیں عیب ہی کیا ہے منہ خدا نے دکھانے کے لئے دیا ہے یا چھپانے کے لئے۔ اور میں کہتا ہوں چھپانا کیا تھا بگڑ گیا منہ تو وہ چھپائے جسمیں کوئی عیب ہو۔ آنکھ نہو۔ ناک نہو۔ کان نہو۔ اور تم تو اللہ کے فضل سے سب طرح حسین اور زہرہ جبین ہو۔

راوی۔ سبحان اللہ کسقدر عمدہ دلیل ہے +

بیوی۔ (ہنسکر) اوئی۔ اللہ جانتا ہے جو ایسا کرو تو تمہاری ماں بہن ہی کہنے لگیں کہ نہ معلوم کسی شریف کی بہو بیٹی ایسی دیدہ دلیل ہو +

میاں۔ ابی وہ کہا کریں۔ تمہیں ہمسے مطلب ہے یا ہماری ماں بہنوں سے۔ جب میاں بیوی راضی تو کیا کریگا قاضی +

بیوی۔ خیر وہ تمہیں تب بھی اپنی آنکھوں میں کچھ شرم وحیا چاہئے +

میاں۔ سو نہو۔ یہ بھی شرم وحیا ہے بس گھر ہی میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤ +

بیوی۔ پھر مجھے کیا کہتے ہو لوگ تو بعد میں ہی ستو ہو +

میاں۔ ابی اپنے دستور کو بھاڑ میں ڈالو۔ کہہ یہ دستور ہے بڑی شرم بڑی حیا بڑا پردہ شریف زادی کے لئے وبال +

بیوی۔ اچھا تو یہ بیہودہ (ناک کانوں میں بنا دو) گھونگھٹ نکالنا اور برقع پہننا تمہارے نزدیک سب واہیات ہے +

میاں۔ واہیات۔ تو ہی بالکل فضول۔ نام کو تو پردہ ہے مگر گھونگھٹ میں چھپ چھپا کر جارہا ہے گھونگھٹ نکالے بیٹھی ہیں اور باریک دوپٹے میں سے گورے گورے گال صاف نظر آ رہے ہیں برقعہ پہنے پر گھر آنکھیں تمام زمانہ کی سیر کر رہی ہیں +

کرتی ہے برقع فانوس ناک جہانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

راوی۔ بہت ہی خوب۔ اور یہ زوراں تو خیر مگر یہ شعر اچھے موقع پر پڑھ دیا حضور نے۔ ہماری اسمیں جو لوگ بیبیوں کی طبیعت اور خیالات کی اصلاح کرنا چاہیں وہ وقت بے وقت یہ شعر انہیں ضرور پڑھکر سنایا کریں۔ بلکہ مطلب بھی سمجھا دیا کریں +

بیوی۔ بس تو یہ لوگ بیوقوف ہیں جو اپنی عورتوں کو پردہ کراتی ہیں

میاں۔ بیشک یہ تو فساد پہلے درجہ کے بیوقوف عقل والے ہوتے تو کیا بیچاری عورتوں کو اسطرح دریا میں بند کر رکھتے

بیوی۔ (مسکراکر) اجی ہاں بس ایک آپ عقلمند ہیں +

میاں۔ ابی وہ خیر ہم کچھ بھی مگر ہم تو انگریزوں کے قائل ہیں کیسے شریف کتنے امیر اور کتنے ذی علم ہوتے ہیں پر انکی بیوی جانتی ہی نہیں کہ پردہ ہے کس جانور کا نام۔ شام کے وقت کوئی گھوڑے پر سوار ہوکے نکلتی ہے۔ کوئی ٹمٹم پر کوئی تام جھام پر کوئی پیدل۔ اللہ جانتا ہے سڑک پر پرستان سا نظر آتا ہے۔

بیوی۔ پھر موئے انگریزوں کی عورتیں پھرا کریں۔ ہمارے یہاں تو دُھنی جلا میاں پھرا کرتی ہیں۔ +

میاں۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہے بیگم جو کسی دن گاڑی پر سوار ہو کر ہمارے ساتھ ہوا کھانے چلو تو لطف آ جا دے اور پھر کبھی بھولکے بھی پردہ کا نام نہ لو +

بیوی۔ (لگکر) اچھا چلو بھی۔ یہ آج تمہیں ہو کیا گیا ہے نئی باتیں چھانٹتے ہو۔ پردہ مت کرو ہوا کھانے چلو۔ بھلا سنو تو میں تمہارے ساتھ گاڑی پر بیٹھکر جاؤنگی۔ تو تمہیں شرم نہ لگیگی لوگ تو تھوکوں میں اڑا دینگے +

میاں۔ لوگو کی ایسی تیسی۔ اچھے اچھے انگریزوں کی عورتیں ہوا خوری کو نکلتی ہیں پر انہیں کوئی چوں تو کہہ جائے +

بیوی۔ (تنکر) اے تو پھر تم انگریز ہو کوئی۔ ہاں رہ رہ کر انگریز ہی انگریز کئے جاتے ہیں +

راوی۔ حضرات ناظرین اس فقرہ کے لطف کو ملاحظہ فرمائیے

میاں۔ ابی انگریز نہ سہی مگر کسی بات میں تو کم نہیں نئے علم میں دولت میں آخر کونسی بات میں کم ہیں +

بیوی۔ اور سو تیں۔ شرمائے تو ہو گے۔ بھلا ان کے سے بھورے بھورے سے بال تو پیدا کر دیجئے۔ ان کی سی آنکھیں تو لاؤ نیلی کی سی۔ ایک موئے گوریل کے اسٹیشن پر دیکھا تھا میں نے آپ اپ کرتا چلا جاتا تھا۔ اللہ جانتا ہے میں نے تو آنکھیں بند کر لی تھیں +

میاں۔ خیر جانے جو کچھ ہو مگر ہمیں تو یہ بے پردہ کی ابیات رسم اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ +

بیوی۔ ای یہ بکا ہے سے سارا زمانہ پردہ والی عورتوں کی تعریف کرتا ہے۔ وہ مولوی صاحب بھی اس روز وعظ کر رہے تھے کہ جو عورتیں پردہ نکرینگی انہیں دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہونگے سانپ ڈسینگے اور بچھو اور خدا جانے اور کیا کیا۔ ہاں آنکھوں میں گرم سلائیاں لوہے کی ڈالی جائینگی۔ (کانپکر) یا اللہ توبہ +

میاں (مسکراکر) ابی خیر اب تم سے کیا کہیں۔ تم ابھی کم سن اور ناواقف ہو یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہ آئینگی ورنہ دوزخ بہشت کا بھی ابھی سارا بخیہ اُدھیڑ کر دکھلا دیتا +

راوی۔ ہائیں ہائیں۔ بس بس ہنسے ہی دیجئے آپ۔ اپنی بیوی کی کمسنی اور نافہمی پر رحم کیجئے۔ ہم پہلے ہی سے آپ کو جانتے ہیں کہ آپ کسی خیال کے آدمی ہیں۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

بیوی۔ اچھا تو کیا مولوی صاحب بھی جھوٹ بولتے تھے

میاں۔ نہیں تو میں کب کہتا ہوں۔ اپنے مذہب کے موافق ٹھیک کہتے تھے وہ بھی۔ +

بیوی۔ ہائیں۔ اپنے مذہب کے موافق۔ اور اچھا تمہارا کیا مذہب ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو +

راوی۔ جی ان کے مذہب کی نہ پوچھئے۔ مذہب کی کوٹھا پٹ کر کے تو یہ عیّت ہوئی کہ کالج کی فیس میں دیچکے تھے رہی سہی اب ولایت جاکر امپیریل انسٹیٹیوٹ فنڈ کی نذر کر آئے +

میاں۔ کیا کہیں اب تم سے مسلمان تو ہیں ہم مگر +

بیوی۔ بس بس اگر مگر کو رہنے دیجئے۔ معلوم ہوگیا اب تمہارا دین ایمان ٹھکانے نہیں ہے۔ وہاں لنڈن (لندن) جاکر خدا جانے کیا ہو آئے۔ پہلے ہی لوگ کہتے تھے کہ نیچری ہو گئے ہیں۔ میاں (ہنسکر) نہیں نہیں کسی نے غلط کہہ دیا ہوگا تم سے۔ بیوی نہیں بس اب معلوم ہوگیا۔ اب ہماری تمہاری ایک لحظہ نہ نبھیگی جائیے ہٹئے نہیں بولتے۔ میاں ہائیں کیا خفا ہوگئیں مذاق بھی نہیں سمجھتی ہیں (بازو ہلاکر) سنو تو سہی۔ بیوی (نزاکت سے ہاتھ جھڑک کر) بس الگ ہی بیٹھے۔ راوی

لیجئے جھگڑا چلا اور انگریزیت ... [illegible]

خبریں

ضلع شاہپور علاقہ سون میں بارش نہونے سے قحط نمایاں ہے چارہ مویشیان نہ ملنے سے مویشی بھوکے مرے جاتے ہیں سیالکوٹ میں ۲½ انچ بارش ہوئی۔ ڈیرہ دول میں وبائے ہیضہ بیطرح جان لے رہا ہے۔ کابل میں بھی ہیضہ پھوٹ نکلا۔ کلکتہ بنک دہلی میں ۱۰ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی رائے رام کشند خزانچی نے یہہ روپیہ بھر دیا۔ لندن میں ایک مشہور سوداگر کی دوکان میں آگ لگنے سے ۵ لاکھ پونڈ نقصان کے علاوہ تین جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ کلکتہ سے امریکہ تک تار خبر ایک گھنٹہ ۳۴ منٹ میں پہنچتی ہے۔ خوشاب ضلع شاہپور میں ایک بلوچ نماز پڑھتا ہوا قتل کیا گیا۔ قاتل کا پتہ نہیں۔ روسی فوج متعینہ چارجوئی میں رسد کے نہ ملنے سے سخت تکلیف ہے۔ پنجاب کے ایجوکیشن کانفرنس نے انتظام تعلیم کی نسبت قابل تعریف قواعد ذیل بنائے ہیڈ ماسٹروں کو تاکید ہے کسی ماتحت یا دیگر ملازم وغیرہ سے روپیہ قرض نلیویں۔ اُستادوں کو فہمائش ہے کسی طالبعلم سے سلسلہ لین دین ہرگز نہ رکھیں نہایت سست اور غلط لڑکے باوجود حاضری کے غیر حاضر درج رجسٹر ہونگے ہر ایک جماعت میں ٹائم ٹیبل کا آویزاں رکھنا لازم ہوگا ہیڈ ماسٹر کوئی روپیہ اپنے پاس نہ رکھیں۔ کرکٹ وغیرہ فنڈ کا حساب دیں جسمانی سزا فقط ہیڈ ماسٹر دیسکتا ہے۔ اور کسی اُستاد کو اجازت نہیں۔ اور یہہ سزا بھی صرف سنگین جرم بدچلنی کے لئے مخصوص ہے۔ سکول ماسٹروں کو صحت تندرستی کا سرٹفکٹ دینا لازمی کیا گیا۔ بقول اخبار عام دیسی پریس کی معقول آزادی نے حکام ہند کا قافیہ تنگ کر دیا جالندھر سے ایک انگریزی اخبار مسلمانوں کیطرف سے جاری ہوگا حضور ویسرائے ۱۵ اکتوبر کے قریب شملہ سے چلے جاوینگے۔ تھانیسر ضلع انبالہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے کشمیر میں خاطر خواہ بارش ہوگئی۔ افغانستان میں وبائے بغاوت طغیانی پر ہے۔ امیر کی کشتی امید ڈگمگوں کر رہی ہے۔ مدراس کے گرجا سے کنواری مریم کا طلائی تاج چوری گیا۔ وکٹوریہ میں ایک بجلی کے گرنے سے ۹۰ بھیڑیں ہلاک ہوئیں حیدر آباد میں کرنل مارشل کی دعوت بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ بمبئی میں ہیضہ کی شکایت ہے۔ اخبار الاخیار دہلی کے ایڈیٹر نے آسمانی عدالت میں اسلام کیطرف سے دیگر مذاہب کے خلاف دعویٰ دائر کیا ہے۔ جو قوانین انجیل کی رو سے خارج ہوکر داخل دفتر ہوگیا۔ ڈنیوب میں ایک کشتی پر ۳ سو حاجی سوار تھے۔ کشتی دریا میں ڈوب گئی ۲ سو حاجی غرق ہوئے۔ پبلک سروس کمشن آجکل پونا میں وارد ہے۔ دینا نگر میں ایک پولیس سارجنٹ کو ایک طوائف کے گھر میں کسی عیار نے کلہاڑی سے سخت مجروح کیا۔ سیالکوٹ میں گرانی غلہ کی شکایت ہے۔ دہلی میں حکم ہوا ہے کہ کوئی شخص عید الضحیٰ کو کوئی جانور اپنے گھر میں بجز مذبح خانہ کے قربانی نکرے۔ کانپور میں ابھی تک ہیضہ ہے مگر کمی ہے۔ ٹائمس کا بیان ہے کہ آجکل شاہ روس مہاراجہ دلیپ سنگھ کی درخواست پر غور کر رہے ہیں۔ امریکہ میں لاکھ کی اینٹیں ایجاد ہوئیں۔ بمبئی میں جو مقدمہ لاسل شوہر رکھمابائی کے چچا کیطرف سے دائر تھا خارج کیا گیا۔ لاہور کی صفائی کی نسبت اخبارات میں واویلا مچ رہا تھا۔ تو جہہ نہیں ہوتی۔ پوپ روم کا جشن جوبلی بڑی دھوم دھام سے ہوا ہے۔ ایران میں ایک سوداگر نے ۴ لاکھ تومن کا دیوالہ نکالا۔ مراد آباد میں چوری کی کثرت ہے۔ کھمبات کے شرمناک مقدمہ کے متعلق مسٹر ولسن بری ہوئے۔ کلو کے پہاڑوں میں بہ نسبت سابق کے زیادہ سونا نکلتا ہے۔ اخبار ہندوستانی لکھتا ہے کہ گلاسگو میں پروفیسر کیراڈ صاحب ایک مضمون پر لکچر دیتے تھے۔ طالبعلموں میں ایک بہت ہوشیار تھا اور شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) کے طریقہ سے واقف تھا۔ اُسنے فوراً تمام لکچر قلمبند کر لیا۔ اور دوسرے روز بازار میں فروخت کرنا شروع کیا۔ پروفیسر صاحب نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا۔ اور حکم امتناعی کی خواہش کی کہ میرا لکچر فروخت نہونے پاوے۔ مگر مقامی عدالتوں نے یہہ قرار دیا کہ جب ایک مرتبہ ایک لکچر دیدیا گیا۔ تو عوام کی جائداد ہوگئی۔ اور پروفیسر کا کوئی خاص حق ملکیت اُسپر نرہا۔ مقدمہ آخرکار پریوی کونسل میں پہنچا۔ وہاں فیصلہ دوسری طرح پر ہوا۔ یعنے ججان پریوی کونسل نے قرار دیا کہ گو کوئی لکچر عوام میں کئی بار اشاعت پاچکا ہو۔ تاہم کوئی دوسرا شخص بلا اجازت لکچرار کے طبع نہیں کرسکتا۔ جھنگ سے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں کہ خداوند کریم نے یہاں بڑا فضل کیا۔ کہ اس ماہ ساون میں ایک دفعہ پہلے یہاں بارش ہوئی تھی۔ اور ایک خواج ۱۴ تاریخ خوب زور شور سے ساری رات برستا رہا۔ امسال جھنگ میں بھی ساون کی بہار آگئی کئی سال سے خشک سالی ہی پائنیر بحوالہ نامہ نگار ڈیلی نیوز مقام نیپلس سے لکھتا ہے کہ مقام کمپنی گوشی موقعہ سسلی میں یہانکا پادری جب نماز کے لئے منبر پر چڑھا۔ تو اُسکے ساتھ ایک اور شخص تھا جسکا چہرہ سیاہ اور سر پر دو سینگ اور لمبی دم تھی۔ اور اُسکی دم سے شعلے چھٹتے جلتے تھے پادری نے کہا کہ میرے ساتھ یہہ شیطان ہے۔ اُسکی شکل بہت مہیب دیکھکر عورات مرد پیچھا دیکر ایسے بھاگے کہ اکثر مضروب ہوئے۔ ایسے شیطان پر خدا کی پھٹکار جسنے نیک کام میں خلل ڈالا +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

الف - فنلے صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۴ تاریخ جولائی ۱۸۹۰ء سے بجائے خان بہادر حمید علی صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کے جنکو پنشن عطا ہوئی ہے درجہ چہارم کے اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ مقرر ہوئے ہیں - +

اخبارات تاربرقی

شملہ۔ ۱۰ اگست حضور ویسرائے اِس سال ۱۵ اکتوبر کے قریب شملہ سے روانہ ہونگے +

بمبی۔ ۱۰ اگست۔ خزانہ پلیتانہ کے مقدمہ میں فیصلہ سُنایا گیا۔ صاحب جج نے یہہ قرار دیا کہ ٹھاکر صاحب مرحوم نے اپنے چھوٹے بیٹے سمت سنگہ کو گیارہ لاکھ روپیہ ضرور دیئے۔ اور اُنکی دانست میں ٹھاکر صاحب حال بھی دعویٰ کرنے میں برحق تھے کیونکہ راجہ سمت سنگھ کا چال چلن خود اُنکی یا ایجنسی کی نسبت عمدہ نہیں ہے ٹھاکر صاحب کا دعویٰ نامنظور ہوا اور نالش ڈسمس کیگئی +

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ مصر کی بلیوبک مُشتہر ہوگئی ہے اِسمیں ایکمراسلہ موٗرخہ ۱۷ جولائی درج ہے جو لارڈ سالسبری صاحب نے سر ولیم وائٹ سفیر متعینہ قسطنطنیہ کے نام اُنکو اسبات سے آگاہ کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ رستم پاشا نے باب عالی کا ایک مراسلہ اِس مضمون کا پیش کیا ہے کہ فرانس اور روس نے سلطنت ٹرکی کو جو دھمکیاں دی تھیں اُنہی کی وجہہ سے سلطان نے معاہدہ انگلستان و ٹرکی کو منظور نہیں کیا۔ اِسکے بعد رستم پاشا نے یہہ ایما کیا کہ سر ولیم وائٹ صاحب کو ہدایت ہو کہ جن فقروں پر خاصکر اعتراض کیا گیا تھا اُنکی تبدیلی کی نظر سے وہ نامہ و پیام جاری کریں۔ +

لارڈ سالسبری نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ جبتک انگلستان کا اِس امر سے اطمینان نہو جاے کہ گورنمنٹ مصر اسقدر کافی مضبوط ہے کہ ملک کی خارجی اور داخلی خطرات سے حفاظت کرسکے گی تب تک خطرہ ہے کہ انگریزوں کے قبضہ مصر کو طول دیا جائے اور اِس قبضہ کو اِسطرح طول دیئے جانے کیواسطے باب عالی جوابدہ ہوگا کیونکہ انگلستان اُس میعاد کو جو حصول مقصد کیلئے مشتہر گذارنا ضرور ہے کم کرنے میں اپنی سی کوشش کرچکی ہے +

وائینا۔ ۱۰ اگست نیم سرکاری طور پر یہہ بیان کیا گیا ہے کہ پرنس فرڈنینڈ محض اپنے بھروسہ پر بلگیریا گئے ہیں سلاطین اُنکے مددگار نہیں ہیں +

لودیانہ

اِس ہفتہ بارش نے ایسا نقشہ جمایا کہ دلہوزی اور شملہ کو مات کردیا۔ بہت مکانات سربسجود ہوئے۔ صرف اتوار کے دن ۴ ½ انچ بارش ہوئی +

بتاریخ ۱۱ اگست مشن سکول کے ایک طالبعلم مسمی سکرن ولد محکم چند سود نے پادری جان نیوٹن صاحب کے ہاتھ سے (روبرو پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب اور پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب اور مسٹر بنرجی صاحب سکول ماسٹر) بپتسمہ پایا +

گورنمنٹ سکول کی روز افزوں ترقی کا باعث صرف مسٹر بیکر ہیڈماسٹر کی محنت و جانفشانی ہے۔ مسٹر موصوف ایسے ہر دلعزیز اور خوش مزاج ہیں کہ سب ماتحت ملازم اور طلباء اُنکے ثناخوان ہیں۔ لیکن جب ایسے لائق شخص کو ایک ایسے عہدہ سے جسکے وہ مستحق ہیں علیحدہ دیکھتے ہیں۔ تو کمال درجہ کا رنج ہوتا ہے جب سے ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ میونسپل کمیٹیوں کے سپرد ہوا ہے تب سے ایک خاص علاقہ ہیڈماسٹر کا شہر کے لوگوں اور میونسپل کمیٹی سے ہوگیا ہے چونکہ میونسپل کمیٹی کی آمدنی سے ایک معقول رقم اِنکے ذریعہ صرف ہوتی ہے۔ اور تعلیمی معاملات کے تعلقات کی نسبت لائق اور تجربہ کار ہیڈماسٹر خوب سمجھ سکتے ہیں اِن باتوں کے مطابق اور دیگر اور ایسے ایسے وجوہ کے باعث لائق ہیڈماسٹر کا میونسپل کمشنر ہونا ایک لازمی امر معلوم ہوتا ہے۔ لودیانہ کی میونسپل کمیٹی میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسٹر بیکر ہر طرح میونسپل کمشنر ہونے کے مستحق ہیں اور نہ صرف استحقاق رکھتے ہیں بلکہ اِسکے لائق بھی ہیں۔ اور جبخیال کہ اُنکے ذریعہ شہر کی آمدنی سے ایک معقول رقم قریب ۱۲-۱۳ ہزار روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے۔ تو اِن روپیوں کے صرف کرنے کے لئے بھی ایسے شخص کا صلاحکار ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کیطرف سے جیسے ڈاکٹر ہگوانڈاس صاحب سول سرجن میونسپل کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر بیکر بھی مقرر فرمائے جاویں ہمارے خیال میں یہہ معاملہ ایک سرسری نہیں بلکہ ایک ضروری اور مفید بھی ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب کمشنر بہادر کی توجہہ ضرور اِس امر پر ہونی چاہئے +

اشتہار

ایک عیسائی مولوی یا منشی کی ضرورت ہے۔ چاہئے کہ صاحب موصوف کے ذیل کے اوصاف ہوں ۔ (۱) وہ عیسائی ہو (۲) نیک و لائق چال چلن ہو (۳) فارسی و عربی سے خوب واقف ہو۔ جو درخواست کرے اپنی عرضی کے ساتھ کسی پادری کی سفارش کی چٹھی بھی بھیجدیوے اور بتلادے کہ کیا طلب مطلوب ہوگی۔ درخواستیں ماہ ستمبر کی ۱۵ تاریخ سے پیشتر مشتہر کے سامنے گذریں +

المشتہر ۔ پادری ای۔ ایم ویری
تھیولاجیکل سمنری سہارنپور

نوٹس

سماج کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص مسمی چرنجی لال شہر میں لوگوں سے بحث و تغیر کرتا ہے۔ اور اُسکے طریقہ گفتگو سے بعض اشخاص کو یہہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اُسکا تعلق آریہ سماج لودیانہ سے ہے۔ اسلئے سماج نے مناسب خیال کیا کہ بذریعہ اِس تحریر کے اطلاع دیجاوے کہ شخص مذکور کا سماج سے کچھہ تعلق نہیں ہے۔ +

راقم۔ سکتری آریہ سماج لودیانہ

رسیدزر

شہزادہ عبدالرزاق صاحب	گوگانوں	۸/
پادری ایچ جے ٹامس صاحب	دہلی	۵/
لیکھرام صاحب	فیروزپور	عہ/
پادری عبدالعلی صاحب	باندہ	[illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا